

نفاذ اسلام کے جدوجہد کا  
علمت و فکری ترجمان

# الشریعة

گورنر اراک

جلد ۱ جنوری ۱۹۹۰ء شمارہ ۴

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز صاحب

## ابوعمار زاہد الراشدی

معاونین

ڈاکٹر نور محمد غفاری

پروفیسر غلام رسول عدیم

حافظ مقصود احمد ایم۔ اے

حافظ عبید اللہ عابد

حافظ محمد سرخان ٹاٹر

بدل اشتراک

انڈون ۱۰۰ روپے فی پرچہ / ۱۰ روپے

امریکی ممالک سالانہ پندرہ ڈالر

یورپی ممالک سالانہ دس پونڈ

سعودی عرب سالانہ پچاس ریال

عرب امارات سالانہ پچاس دہم

خط و کتابت کا پتہ

ارٹھیر باہنار الشریعہ مرکزی جامع مسجد گورنر اراک

۳۳۱ کسب ۳۳۱ گورنر اراک

تقوم کسی توسیل کے لیے

(مولانا زاہد الراشدی)

اکاؤنٹ ۱۵۹۹ حبیب بینک

بازار تھانواہ گورنر اراک

مسعود اختر نے مسعود پرنٹرز

میٹرو روڈ لاہور سے طبع کیا ہے

توڑتے ہیں ان ہدے کو کہ بیابان مسجد گورنر اراک

شائع کیا۔

# جہاد افغانستان کے خلافت امریکی سازش

امریکی سینئر سٹریٹجسٹس سولارڈان دون پاکستان آئے ہوئے ہیں اور اپنے ساتھ  
افغانستان کے مسئلہ پر ایک فارمولہ لائے ہیں جس کا بنیادی نکتہ افغانستان کے سابق  
بادشاہ ظاہر شاہ کو افغانستان میں کوئی کردار سونپنا بیان کیا جاتا ہے۔

سٹریٹجسٹ سولارڈو ہی صاحب ہیں جو امریکہ میں سائے عامہ کو پاکستان اور اسلامی  
قوتوں کے خلاف منظم کرنے کی مہم کے سرخیل بنے ہوئے ہیں۔ انہیں پاکستان میں باغیوں میں  
اسلامی قوتوں کے آگے آنے اور اسلامی قوانین کے نفاذ وغیرہ سے چڑھے اور وہ افغانستان  
میں مجاہدین کی حکومت کو برقیہ پر روکنے کی سازش کا ایک اہم کردار ہیں۔

افغانستان میں اس وقت امریکہ اور روس میں اس بات پر کشمکش جاری ہے کہ روس  
اپنے نجیب اللہ کو کابل کے اقتدار پر مسلط رکھا جائے اور امریکہ ظاہر شاہ کی شکل میں  
اپنا نجیب اللہ مسلط کرنے کی کوشش میں ہے لیکن افغان مجاہدین کے لیے جو افغانستان  
کو ایک خالص اسلامی نظریاتی ریاست بنانے اور مکمل شرعی نظام نافذ کرنے کے لیے مسلسل  
قربانیاں دے رہے ہیں یہ دونوں ناقابل قبول ہیں اور وہ ان دونوں کو مسترد کرتے ہوئے  
مکمل کامیابی کے حصول تک جہاد جاری رکھنے کا عزم کیے ہوئے ہیں۔

افغان مجاہدین یہ سمجھتے ہیں کہ افغانستان میں روسی اثر و نفوذ کا دروازہ ظاہر شاہ نے  
ہی اپنے دربار اقتدار میں کھولا تھا اور ایسی پالیسیوں کا آغاز کیا تھا جو بالآخر افغانستان پر روسی  
انواج کے تسلط پر منتج ہوئیں اور جب افغان عوام مسلسل گیارہ سال تک روسی افواج  
کی جارحیت کے خلاف لاکھوں جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے ظاہر شاہ نے مسکو کی  
سیاسی یا سفارتی کسی محاذ پر کوئی رد عمل ادا کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی اس لیے ظاہر شاہ  
کوئی صورت حال میں کوئی کردار سونپنا افغان عوام کی قربانیوں کا مذاق اڑانے  
کے مترادف ہے جسے کسی صورت میں قبول نہیں کیا جاسکتا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ افغان مجاہدین کا یہ موقف حقیقت پسندانہ بھی ہے اور ایک غیر متد  
قوم کے شہریانِ شان بھی ہے۔ اس لیے دنیا بھر کی باغیہت اور حریت پسند اقوام کو اس  
موقف کی بھرپور حمایت کرنی چاہیے۔

راشدی  
۸۹.۱۲.۲۲